عالمِ اسلام

ملتِ اسلامیہ کی عالمگیر برادری

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا۔ (القرآن)

سب مل جل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو

اسلامی دنیا کا تعارف

اردن عثمانی ترکوں کو شکست دینے کے بعد دریائے اردن کے مشرق کا علاقہ انگریزوں نے شریف حسین کے لڑکے عبداللہ کو دے دیا تھا۔ ۲۲ مارچ ۱۹۴۶ء کو شرق اردن نے آزادی حاصل کر لی۔ ۱۹۴۸ء میں اسرائیل سے جنگ کے دوران شرق اردن کی فوجوں نے دریائے اردن کے مغرب میں فلسطین کے ایک بڑے حصے پر قبضہ کر لیا جس میں بیت المقدس کا قدیم شہر بھی شامل ہے۔ اس کے بعد سے ملک کا نام اردن ہو گیا۔ شاہ حسین بن طلال کے بیٹے اور عبداللہ کے پوتے ہیں۔ ۱۹۵۲ء سے حکمران ہیں۔ اور مصر کے دباؤ کے باوجود اب تک اپنی بادشاہت کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔

کویت آبادی کے لحاظ سب سے چھوٹا عرب ملک اور رقبہ میں صرف لبنان سے بڑا لیکن فی کس آمدنی کے لحاظ سے کوئی اسلامی ملک کویت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سارا ملک ریگستان ہے۔ لیکن پٹرول کی وہ افراط ہے کہ پانی کے لئے کنواں کھودا جائے تو تیل نکل آتا ہے۔ پٹرول کی پیداوار میں اسلامی دنیا میں ہر ملک سے بڑھا ہوا ہے۔ جدید شہر کویت یورپ کا ایک ٹکڑا معلوم ہوتا ہے۔ کچھ عرصے سے حکومت کویت نے ایک فنڈ قائم کر دیا ہے۔ جس سے عرب ملکوں کو ترقیاتی کاموں میں امداد دی جاتی ہے۔ کویت ۱۹ جون ۱۹۶۱ء میں آزاد ہوا۔

لبنان دنیائے عرب کی مقبول ترین تفریح گاہ ہے۔ جو پہلے شام کا حصہ تھا۔ لیکن چونکہ یہاں مسیحی آبادی کا تناسب ۵۵ فیصدی تھا۔ اس لئے فرانس نے اپنے دورِ تسلط میں اسکو ایک علیحدہ مملکت بنا دیا۔ ملک اگرچہ مختصر ہے۔ لیکن جسطرح لبنان کے سرسبز پہاڑ اور حسین ساحل دنیائے عرب میں اپنی مثال آپ ہیں اسی طرح جدید عربی ادب میں لبنان کے عیسائی ادیبوں اور شاعروں کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ قاہرہ کے بعد عربی علم و ادب

اور طباعت کا سب سے بڑا مرکز لبنان کا دارالحکومت بیروت ہے۔ لبنان میں خواندگی کا تناسب ساٹھ فیصدی سے زیادہ ہے۔ یعنی پوری دنیائے اسلام میں سب سے زیادہ آئین کے تحت صدر عیسائی ہوتا ہے۔ اور وزیر اعظم مسلمان ملک کا زیادہ حصہ زرعی ہے۔ اور یہاں پھل تمباکو زیتون کا تیل، ریشم اور روئی کی پیداوار عام ہے۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے ساتھ اس کے تعلقات خاصے خوشگوار ہیں۔ جس سے اس نے کئی معاشی معاہدے کئے ہوئے ہیں۔

عراق پہلی عالمی جنگ سے پہلے عراق ترکی خلافت عثمانیہ کا ایک حصہ تھا۔ جنگ کے بعد انگریزوں کا تسلط قائم ہوگیا جنہوں نے ۱۹۲۱ء میں حجاز کے شریف حسین کے لڑکے شاہ فیصل کو عراق کا بادشاہ بنایا۔ ۱۴ جولائی ۱۹۵۸ء کو فوجی انقلاب کے ذریعہ شاہی خاندان کی یہ حکومت ختم کردی گئی۔ اور پورے شاہی خاندان کو بشمول شاہ فیصل دوم قتل کر دیا گیا۔ عراق کو جمہوریہ قرار دے دیا گیا۔ اور عبدالکریم قاسم صدر بن گئے۔ فروری ۱۹۶۳ء میں ایک اور فوجی عبدالسلام عارف نے عبدالکریم کا تختہ الٹ دیا۔ اور خود صدر بن گئے۔ قیام جمہوریت کے بعد سے عراقی حکومت سوشلسٹ پروگرام پر عمل پیرا ہے۔ زمینوں کی ملکیت محدود کردی گئی ہے۔ اگرچہ دنیا کی اسی فیصد کھجوریں عراق سے برآمد ہوتی ہیں۔ لیکن پٹرول کی پیداوار کو ملک میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ پٹرول سے ہونے والی آمدنی کی مدد سے حکومت ترقی کے متعدد منصوبوں پر عمل کررہی ہے۔ جن میں دجلہ اور فرات پر بندوں کی تعمیر کے منصوبے سب سے اہم ہیں۔ ابتدائی تعلیم مفت اور لازمی ہے۔ عربی سرکاری زبان ہے۔ بغداد دارالحکومت ہے۔ پاکستان کے ساتھ تعلقات بہت خوشگوار اور مضبوط رشتوں پر استوار ہیں۔

شام عراق کی طرح پہلی عالمگیر جنگ سے پہلے خلافت عثمانیہ کا ایک حصہ تھا۔ اس کے بعد فرانس کا قبضہ ہوگیا۔ ۱۹۴۱ء میں آزادی حاصل کی اور جمہوریہ شام وجود میں آئی۔ لیکن ۱۹۴۹ء میں کرنل زعیم نے فوجی انقلابوں کی ایسی بنیاد ڈالی جس کا سلسلہ کسی نہ کسی شکل میں ابھی تک قائم ہے۔ یکم فروری ۱۹۵۸ء کو مصر سے الحاق ہوا۔ لیکن ستمبر ۱۹۶۱ء میں علیحدہ ہوگیا۔ زرعی لحاظ سے خودکفیل ہے۔ لیکن معدنیات کی کمی ہے۔ ہاں حال ہی میں تیل اور قدرتی گیس کے وسیع ذخائر کا پتہ چلا ہے۔ اخلاقی لحاظ سے شامی باشندے عرب ملکوں میں سب سے بہتر ہے۔ تعلیمی معیار بھی بلند ہے۔ عربی سرکاری زبان ہے۔ دمشق دارالحکومت ہے۔ اور اسلامی تہذیب کا قدیم مرکز ہے۔